سوال

(143) دعائے قنوت رکوع سے پہلے یا بعد میں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قنوت کے متعلق وضاحت کریں کہ رکوع سے پہلے ہے یا بعد میں، نیز اس میں ہاتھ اٹھائے جائیں یا اٹھائے بغیر بھی قنوت پڑھی جا سکتی ہے جبکہ بخاری شریف میں ہے کہ قنوت رکوع سے پہلے بھی ہے اور بعد میں بھی کی جا سکتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

عبادات میں قنوت کی دو اقسام ہیں :

1۔ قنوت نازلہ۔ 2۔ قنوت وتر۔ ان دونوں کے لوازمات اور خصوصیات کی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

1۔ قنوت نازلہ سے مراد جو جنگ، مصیبت، وبائی امراض اور غلبہ دشمن کے وقت دوران نماز پڑھی جاتی ہے، ان ہنگامی حالات کے پیش نظر قنوت نازلہ کے مندرجہ ذیل لوازمات ہیں :

اسے رکوع کے بعد پڑھا جاتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں رکوع کے بعد کفار پر لعنت کرتے تھے یہ سلسلہ کافی عرصہ تک جاری رہا۔ [صحیح بخاری، التفسیر : ۴۵۵۹]

دوران جماعت امام اسے بآواز بلند پڑھتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں آیا ہے کہ آپ قنوت نازلہ بآواز بلند پڑھا کرتے تھے۔ [صحیح بخاری، التفسیر : ۴۵۶۰]

قنوت نازلہ ہاتھ اٹھا کر پڑھی جاتی ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ اٹھا کر قنوت نازلہ کیا کرتے تھے۔ [مسند امام احمد، ص : ۱۳۷، ج ۳]

مقتدی حضرات قنوت نازلہ کے لئے آمین کہیں۔ [ابوداؤد، الوتر : ۱۴۴۳]

قنوت نازلہ تمام نمازوں میں کی جا سکتی ہے۔ [مسند امام احمد، ص : ۳۰۱ ج ۱]

ہنگامی حالات ختم ہونے پر موقوف کردیا جائے۔ [صحیح مسلم، المساجد:۱۵۴۲]

2۔ قنوت وتر سے مراد وہ دعا ہے جو وتروں کی آخری رکعت میں پڑھی جاتی ہے، اس کی خصوصیات حسب ذیل ہیں:

یہ دعا صرف وتروں میں پڑھی جاتی ہے اگر صرف وتروں سے متعلقہ دعا پڑھنا ہو تو اسے رکوع سے پہلے پڑھا جائے، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر ادا کرتے اور دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔ [نسائی، قیام اللیل:۱۷۰۰]

اگر وتر کی دعا کو ہنگامی حالات کے پیش نظر قنوت نازلہ کی شکل دے دی جائے تو اسے رکوع کے بعد پڑھنا چاہیے، جیسا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما وتروں میں مخالفین اسلام کے خلاف بددعا رکوع کے بعد کرتے تھے۔ [صحیح ابن خزیمہ، ص:۱۵۶،۱ج۲]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صراحت کے ساتھ قنوت وتر میں ہاتھ اٹھانا ثابت نہیں، البتہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار ملتے ہیں کہ وہ وتروں میں دعا کرتے وقت ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔ [مختصر قیام اللیل، ص۲۳۰ طبع ہند]

امام کا باآواز بلند قنوت وتر پڑھنا اور مقتدی حضرات کا آمین کہنا بھی کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے، البتہ قنوت نازلہ پر قیاس کیا جائے تو گنجائش نکل سکتی ہے، ہمارے نزدیک اس مسئلہ میں توسیع ہے۔ قنوت وتر ہاتھ اٹھا کر یا ہاتھ اٹھائے بغیر دونوں طرح کی جا سکتی ہے، کسی ایک طریقے پر تشدد اور دوام درست نہیں ہے، البتہ وتروں میں تکبیر تحریمہ کی طرح ہاتھ اٹھانا، پھر انہیں باندھ لینا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ [واللہ اعلم]

سوال کے آخر میں صحیح بخاری کے حوالہ سے بیان کیا گیا ہے کہ قنوت رکوع سے پہلے بھی ہے اور رکوع کے بعد بھی کی جا سکتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے عنوانات انتہائی خاموش اور بہت ٹھوس ہوا کرتے ہیں۔

چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ نے ابواب وتر میں ایک عنوان بایں الفاظ بیان کیا ہے ''رکوع سے پہلے اور اس سے بعد قنوت کرنا۔'' پھر محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں قنوت کی تھی؟ فرمایا: ہاں! پھر سوال ہوا کہ قنوت رکوع سے پہلے تھی، جواب دیا رکوع کے بعد تھوڑا عرصہ کی تھی۔ [صحیح بخاری، الوتر:۱۰۰۱]

پھر اس کی مزید وضاحت کے لئے عاصم الاحول کی روایت پیش فرمائی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نماز میں قنوت کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ رکوع سے پہلے ہے، پھر میں نے عرض کیا کہ فلاں شخص آپ سے بیان کرتا ہے کہ قنوت رکوع کے بعد ہے آپ نے جواب کے طور پر فرمایا غلط کہتا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد صرف ایک ماہ قنوت فرمائی۔ یہ اس وقت ہوا جب مشرکین نے وعدہ خلافی کرتے ہوئے ستر قراء کو شہید کر دیا تو آپ نے رکوع کے بعد صرف ایک ماہ ان پر بددعا فرمائی۔ [صحیح بخاری، الوتر:۱۰۰۲]

اس روایت سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہنگامی حالات کے پیش نظر جو دعا کی جائے وہ رکوع کے بعد ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جس قنوت کو رکوع سے پہلے بیان کیا ہے وہ ہنگامی حالات کے پیش نظر نہیں بلکہ وہ قنوت وتر ہے کیونکہ جو قنوت ہنگامی حالات کے پیش نظر نہیں بلکہ عام حالات میں کی جاتی ہے وہ صرف قنوت وتر ہے، تفصیلی روایت سے امام بخاری رحمہ اللہ کے موقف کی وضاحت ہوتی ہے کہ وہ قنوت وتر رکوع سے پہلے کرنے کے قائل ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:179